ایمان کے معاملے میں ہمارا قول غالی خوارج اور تفریط کا شکار اہلِ ارجاء کے بین بین ہے۔

» کفر، اکبر اور اصغر ہوتا ہے۔ اس کا حکم اس کا ارتکاب کرنے والے پر اعتقادی یا قولی یا فعلی طور پر لاگو ہوتا ہے لیکن اُن میں سے ایک معین شخص کی تکفیر اور اُس کے ہمیشہ آگ میں رہنے کا حکم تکفیر کی شروط کے ثابت ہونے اور موانع تکفیر کی عدم موجودگی پر موقوف ہے۔ ہم وعدہ، وعید، تکفیر اور تفسیق کے متعلق وارد نصوص کو مطلق ہی رکھتے ہیں اور کسی معین فرد کے اس عموم میں داخل ہونے کا حکم نہیں لگاتے یہاں تک کہ اس کے اندر کوئی ایسی چیز پائی جائے جو تکفیرِ معین کا تقاضا کرتی ہو اور جس کا معارض بھی کوئی نہ ہو۔ ہم محض گمان اور کسی بات کے انجام اور نتیجہ خیزی کی بنا پر کسی کو کافر قرار نہیں دیتے۔

» ہم اُس کی تکفیر کرتے ہیں جس کی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے تکفیر کی ہے۔ جس نے بھی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کیا، خواہ اُس کے پاس دلیل پہنچی یا نہیں، وہ کافر ہے، البتہ آخرت کے عذاب کا وہی مستحق ہو گا جس تک دلیل پہنچ گئی ہو گی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا} (الإسراء: 15)

''اور ہم اس وقت تک کسی کو عذاب نہیں دیتے جب تک کوئی پیغمبر نہ بھیج لیں۔'' (بنی اسرائیل: 15)

» جو شہادتین کا اقرار کرے، ہمارے سامنے اسلام ظاہر کرے اور نواقضِ اسلام میں سے کسی بھی ناقض کا ارتکاب نہ کرے، ہم اُس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کرتے ہیں اور اس کا باطن اللہ کے سپرد کرتے ہیں، اس لیے کہ جب کوئی ہمارے سامنے شعائر دین کا اظہار کرتا ہے تو اُس پر اُسی کے احکامات لاگو ہوتے ہیں۔ پس لوگوں کے معاملات ظاہر پر محمول ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی پوشیدہ باتوں کا نگہبان ہے۔

» رافضی گروہ ہمارے ہاں مشرک اور مرتد ہے۔

» ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جب کسی ملک پر کفریہ قوانین چھا جائیں اور وہاں اسلامی احکام کے بجائے کفریہ احکام کا غلبہ ہو تو وہ دارالکفر ہے۔ اسلامی حکومت کے نہ ہونے، مرتدین کے غالب آجانے اور ان کے اسلامی مملکت کی باگ ڈوریں سنبھالنے کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کی تکفیر لازم نہیں آتی۔ ہم غالی افراد کی طرح یہ نہیں کہتے: (الأصل فى الناس الكفرُ مطلقاً) ''اصل یہ ہے کہ تمام لوگ مطلق طور پر کافر ہیں۔''

بلکہ سب کے سب لوگ اپنی اپنی حالت کے مطابق شمار ہونگے۔ اُن میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔

» ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ سیکولرازم اپنے مختلف جھنڈوں اور مذاہب — جیسا کہ قومیت، وطنیت، کمیونسٹ اور بعثیت — سمیت واضح اور کھلم کھلا کفر ہے جو اسلام کے منافی اور ملت سے خارج کر دینے والا ہے۔

ہمارا منہج

» ہمارے ہاں استدلال کے اصول؛ کتاب و سنت اور بہترین ابتدائی تین صدیوں کے سلف صالح کا فہم ہے۔

» ہم ہر نیک، فاجر اور مسلمانوں میں سے جو مستور الحال ہو، اُس کے پیچھے نماز کو جائز سمجھتے ہیں۔

» جہاد امام (حاکم) کی موجودگی، عدم موجودگی اور اُس کے ظلم وانصاف کے باوجود تاقیامت جاری رہے گا۔ اگر امام موجود نہ ہو تب بھی جہاد مؤخر نہیں ہوتا کیونکہ جہاد کی مصلحت اس کی تاخیر کے باعث فوت ہو جاتی ہے۔ اگر مالِ غنیمت مجاہدین کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اسے شریعت کے مطابق تقسیم کریں گے۔ ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرے، اگرچہ وہ تنہا رہ جائے۔

» مسلمانوں کا خون، اُن کی عزت و آبرو اور اُن کے اموال ہمارے نزدیک حرام ہیں۔ ان میں سے صرف وہی جائز و مباح ہے جسے شریعت نے جائز قرار دیا ہو اور جس کا خون رسول اللہ ﷺ نے رائیگاں ٹھہرایا ہو۔

» اگر حملہ آور کافر مسلمانوں کی حرمات و مقدسات پر چڑھائی کر دے تو اس وقت جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے کسی شرط کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہر ممکن حد تک اس دشمن کو دور کرنا ضروری ہے، پس حملہ آور دشمن جو دین و دنیا کو تباہ و برباد کر دے، ایمان کے بعد اس کو مار بھگانے سے زیادہ کوئی چیز واجب نہیں۔

» ارتداد کا کفر بالاجماع کفر اصلی سے زیادہ سخت ہے، اس لیے مرتدین سے قتال ہمارے نزدیک اصلی کافر کے قتال سے اولیٰ اور زیادہ ضروری ہے۔

» منصب امامت (حکمرانی) کسی کافر کے لیے منعقد (وقوع پذیر) نہیں ہوتا اور جب امام کفر کا مرتکب ہو تو وہ اقتدار کے حکم سے خارج ہو جاتا ہے اور اُس کی اطاعت ساقط ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اُس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں اور اُسے معزول کر دیں۔ نیز اگر ان کے بس میں ہو تو اُس کی جگہ عادل امام کو منصبِ امامت پر فائز کریں۔

» دین کے قیام کا ذریعہ قرآن ہے جو سیدھی راہ دکھاتا ہے اور تلوار ہے جو مدد فراہم کرتی ہے، پس ہمارا جہاد سیف و سنان (تلوار و نیزے) اور حجت و بیان کے ساتھ ہوتا ہے۔

» جس نے اسلام کے سوا کسی اور چیز کی دعوت دی، یا ہمارے دین میں طعن و تشنیع کی، یا ہم پر تلوار اٹھائی تو وہ ہم سے جنگ کرنے والا (محارب) ہے۔

» ہم فرقہ بندی اور باہمی اختلاف کو یکسر مسترد کرتے ہیں اور اتحاد و اتفاق کی دعوت دیتے ہیں۔

» ہم اجتہادی مسائل میں کسی بھی مسلمان کو نہ تو گناہ گار قرار دیتے ہیں اور نہ اس سے قطع تعلق کرتے ہیں۔

» ہم امت بالخصوص مجاہدین کے ایک پرچم تلے جمع ہونے کو واجب سمجھتے ہیں۔

» مسلمان ایک اُمت ہیں۔ ان میں سے کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں مگر تقویٰ کے ساتھ۔ مسلمانوں کے خون آپس میں برابر ہیں۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی معاہدے کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہے اور کسی کو امان دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جو نام رکھے ہیں، ہم ان سے انحراف نہیں کرتے۔

» ہم اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دوستی کرتے اور اُن کی نصرت و حمایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے اور ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ہم کتاب و سنت کی شاہراہ پر گامزن ہو کر اور بدعت و گمراہی کی راہوں سے اجتناب کرتے ہوئے ملتِ اسلام کے سوا ہر ملت و مذہب سے علیحدگی اور بیزاری اختیار کرتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں۔

یہی ہمارا عقیدہ اور منہج ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہمارا دین اور ہمارا شِعار ہیں۔ اسی پر ہم یکجا ہیں اور اسی کی خاطر ہم جہاد کر رہے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے مرتے دم تک ہدایت، ثابت قدمی اور اس عقیدہ و منہج پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ملکوں کو فتح کرنے، توحید و سنت کا علم بلند کرنے اور شرک و بدعت سے جنگ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

''اللہ تعالیٰ کا درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد پر آپ کے آل پر اور آپ کے تمام ساتھیوں پر۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عالمی جہادی تحریک اور اس سے وابستہ دنیا بھر کی جہادی جماعتوں اور مجاہدین کی جانب سے

یہ ہمارا عقیدہ و منہج ہے

مرتب کردہ: تنظیم قاعدۃ الجہاد برائے بلاد الرافدین

ناشر: منبر التوحید والجهاد

مترجم: انصار اللہ اردو

یہ پمفلٹ قرآن و حدیث کے علم نافع اور اہل سنت والجماعت کے متفقہ عقیدے اور منہج پر مبنی ہے۔ اسے اپنے بھائیوں اور عزیز و اقرباء میں رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے تقسیم کریں: ''میری جانب سے پہنچا دو، خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔'' (صحیح بخاری) یہ چھوٹا سا عمل کرنے سے آپ کو دعوت و جہاد کا ثواب مل جائے گا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کی بھلائی کی طرف رہنمائی کی تو اسے اس کے کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔'' (صحیح مسلم) اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جزائے خیر عطا فرمائے جو صحیح اسلامی عقیدے و منہج پر مشتمل اس پمفلٹ کی نشر و اشاعت میں کسی بھی طرح کی معاونت کرے۔ آمین

همارا عقیدہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ !

”بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے برے کاموں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں؛ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ}

”اے مومنو! اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔“ (آل عمران:102)

{يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا}

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر کے ان دونوں سے مرد اور عورتیں کثرت سے پھیلا دیے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو، اور رشتے توڑنے سے ڈرو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔“ (النساء: 1)

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۔ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا}

”اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی بات کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک بڑی مراد پائے گا۔“ (الاحزاب: 71-70)

اما بعد!

یہ ”جماعت قاعدۃ الجہاد“ کا عقیدہ اور منہج ہے۔ اس میں ہماری صورتحال اور جس چیز پر ہم اکٹھے ہیں، اس کا بیان پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ اللہ کا دین ہی وہ چیز ہے جسے ہم اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اسی کی بنا پر ہم دوستی کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے ہم جہاد کرتے ہیں۔ اسی کی خاطر ہم دشمنی مول لیتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور اُس سے مدد طلب کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں:

» ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بلند و برتر اور عظیم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ توحید کا کلمہ جس چیز کو ثابت کرتا ہے، ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے اُس کا اثبات کرتے ہیں۔ ہم اُس کے ساتھ شرک کی نفی کرتے ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ یہی دین کی ابتدا اور انتہا ہے اور یہی دین کا ظاہر اور باطن ہے۔ جس نے اس کلمے کا اقرار کیا، اس کی شرائط کی پابندی کی اور اس کا حق ادا کیا، وہی مسلمان ہے۔ جس نے اس کی شروط کی بجا آوری نہیں کی، یا اس کے نواقض (اسلام کو ڈھانے والے اُمور) میں سے کسی ایک بھی ناقض کا ارتکاب کیا، وہ کافر ہے، خواہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا رہے۔

» ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اور مدبر ہے۔ اسی کے لیے ساری بادشاہت ہے۔ اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔ وہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے۔

{لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ}

”نہیں ہے اس جیسی کوئی چیز۔ اور وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔“ (الشوریٰ:11)

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء اور اُس کی صفات کے معاملے میں کج روی اختیار نہیں کرتے۔ ہم ان کو اس کے لیے بالکل اسی طرح ثابت مانتے ہیں جیسا کہ وہ قرآن مجید اور صحیح احادیث میں مذکور ہیں، بغیر تکییف (کیفیت بیان کرنے)، تمثیل (مخلوق جیسی مثالیں دینے)، تاویل (ظاہری معنی کو چھوڑ کر خود ساختہ معنی مراد لینے) اور تعطیل (انکار کرنے) کے۔

» ہم ایمان لاتے ہیں کہ محمد ﷺ انس و جن سب کی طرف اللہ کے رسول ہیں۔ جس چیز کا بھی آپ ﷺ نے حکم دیا ہے، اُس کی اتباع واجب اور اُس کی تعمیل ضروری ہے۔ اور جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے، اُن کی تصدیق کرنا اور اُن کے آگے سر تسلیم خم کرنا لازم ہے۔ ہم آپ ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان پر کاربند ہیں:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا}

”(اے نبی ﷺ!) آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی تنگی نہ آنے پائے اور وہ اسے دل و جان سے مان لیں۔“ (النساء:65)

» ہم اللہ تعالیٰ کے معزز فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جو حکم دیتا ہے، وہ اُس میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جاتا ہے، اُس کو بجا لاتے ہیں۔ اُن کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور اُن سے بغض کفر میں شامل ہے۔

» ہم ایمان لاتے ہیں کہ قرآن مجید اپنے حروف و معانی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، نیز وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے، مخلوق نہیں۔ اس کی تعظیم واجب ہے۔ اس کی اتباع لازم ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا فرض ہے۔

» ہم اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری محمد ﷺ ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام باہم محبت کرنے والے بھائی ہیں جن کو رب العالمین کی توحید پہنچانے کے لیے مبعوث کیا گیا۔

» ہم ایمان لاتے ہیں کہ سنت وحی کی دوسری قسم ہے جو قرآن کی وضاحت اور اس کی تفسیر کرتی ہے۔ جو سنت صحیح اور ثابت ہے، ہم کسی بھی شخص کے قول کی وجہ سے اس سے اعراض نہیں کرتے۔ ہم چھوٹی بڑی ہر قسم کی بدعات سے اجتناب کرتے ہیں۔

» ہمارے نبی ﷺ کی محبت ایک فریضہ اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ آپ سے بغض رکھنا کفر و نفاق ہے۔ ہم اپنے نبی ﷺ کی محبت کی بنیاد پر آپ کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں، اُن کی عزت و توقیر کرتے ہیں اور ان کے معاملے میں افراط و تفریط سے کام نہیں لیتے۔

» ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہیں۔ وہ سب کے سب عادل ہیں۔ ہم اُن کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ اُن کی محبت ہمارے لیے واجب ہے اور اُن سے بغض ہمارے ہاں نفاق ہے۔ ہم اُن کے آپس کے اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ وہ سب اس معاملے میں متاوّل تھے اور بہترین لوگ تھے۔

» ہم تقدیر پر ایمان لاتے ہیں۔ اُس میں موجود خیر و شر سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عام مشیت اور مطلق ارادہ (کتاب و سنت سے ثابت) ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا، وہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال کا خالق ہے اور اُس کے حکم کے بعد ہی بندوں کو اپنے افعال میں اختیار حاصل ہے۔ اللہ سبحانہ کی قضا و قدر اُس کی رحمت، فضل اور عدل سے خارج نہیں۔

» ہم ایمان لاتے ہیں کہ قبر کا عذاب اور اس کی نعمتیں برحق ہیں، اگر اللہ نے چاہا تو وہ اس کے مستحق کو عذاب دے گا اور چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ منکر و نکیر کے مسئلے پر رسول اللہ ﷺ کی ذکر کردہ احادیث سے جو کچھ ثابت ہے، ہم اس پر بھی ایمان لاتے ہیں، جیسا کہ اس کے متعلق درج ذیل فرمانِ الٰہی بھی ہے:

{يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ}

”اللہ ایمان والوں کو قولِ ثابت (کلمہ توحید) سے دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“ (ابراہیم: 27)

» ہم موت کے بعد زندہ ہونے پر، یوم آخرت پر، اعمال اور لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے پر، روزِ حساب اور میزان پر، حوض کوثر اور پل صراط پر اور جنت و جہنم کے برحق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔

» ہم قیامت کی نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں جو نبی ﷺ کی صحیح احادیث میں مذکور ہیں۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، اس وقت سے لے کر روزِ قیامت تک سب سے عظیم فتنہ مسیح دجال کا فتنہ ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام عدل و انصاف قائم کرنے والے بن کر نازل ہوں گے۔ ہم نبوی طریقے کے مطابق خلافت راشدہ کی واپسی پر ایمان لاتے ہیں۔

» ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل توحید کو شافعین کی سفارش پر آگ سے خلاصی دے گا۔ یہ شفاعت حق ہے اُس کے لیے جسے اللہ اجازت دے اور اس کی بات کو پسند کرے۔

» ہم اپنے نبی ﷺ کی شفاعت پر ایمان لاتے ہیں اور یہ کہ روزِ قیامت اُنھی کو مقامِ محمود عطا ہوگا۔

» ایمان قول، عمل اور نیت کا نام ہے۔ ایمان دل سے اعتقاد، زبان سے اقرار اور اعضاء و جوارح سے عمل کو کہتے ہیں۔ یہ تینوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں اور ان میں سے ایک دوسری سے کفایت نہیں کرتی۔ دل کا اعتقاد: اُس کا قول اور عمل ہے۔ دل کے قول سے مراد یہ ہے: اُس کی معرفت یا اُس کا علم اور اُس کی تصدیق۔ دل کے اعمال میں سے یہ چیزیں ہیں: محبت، خوف اور اُمید۔۔۔۔۔ الخ

» ایمان اطاعت و فرمانبرداری سے بڑھتا ہے اور گناہ و نافرمانی سے گھٹتا ہے۔ اس کی مختلف شاخیں ہیں جیسا کہ صادق و مصدوق ﷺ نے بتایا ہے۔ ان میں سب سے اعلیٰ شاخ ”لا الٰہ الا اللہ“ اور سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ ایمان کی بعض شاخیں وہ ہیں جو اصل (بنیاد) ہیں جن کے زائل ہونے سے ایمان زائل ہو جاتا ہے، جیسے توحید (لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ)، نماز اور اس طرح کے دیگر امور کی شاخیں جن کے متعلق شارع نے صراحت کی ہے کہ ان کو ترک کرنے سے ایمان کی اصل زائل ہو جاتی ہے اور ایمان جاتا رہتا ہے۔

ان میں سے کچھ چیزیں ایمان کے واجبات میں سے ہیں۔ ان کے زائل ہونے سے واجبی ایمان گھٹ جاتا ہے، مثال کے طور پر زنا، شراب نوشی، چوری وغیرہ۔

» ہم موحدین میں سے کسی بھی شخص کی اور جو مسلمانوں کے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے، اس کی گناہوں (جیسے زنا، شراب نوشی اور چوری) کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے، جب تک کہ وہ اُسے حلال نہ سمجھے۔